خلیل العلماء

اقبال احمد اختر القادری

مکتبۂ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد (سندھ)

خلیل العلماء

از

اقبال احمد اختر القادری

باہتمام

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد
دارالعلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی

نام کتاب ———— خلیل العلماء
مصنف ———— اقبال احمد اختر القادری
باہتمام ———— مفتی احمد میاں برکاتی
محرک ومؤید ———— ابوالنور محمد میاں نوری
پروف ریڈنگ ———— محمد خالد قادری
نگراں طباعت ———— عادل میاں برکاتی
ناشر ———— حافظ محمد حماد رضا خاں نوری
سن طباعت ———— شوال المکرم ۱۴۱۴ھ/مارچ ۹۴ء
صفحات ———— ۲۴
باراول ———— ایک ہزار
طابع ———— مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد
قیمت ———— پانچ روپیہ

عرض ناشر

خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ کی ذات اہل ہند و اہل سندھ کیلئے محتاج تعارف نہیں؟ آپنے اپنی گرانمایہ تصانیف کے ذریعہ، دین اسلام کی جو اعلیٰ خدمات سر انجام دی ہیں، اہل اسلام رہتی دنیا تک ان کے رہین منت رہیں گے۔

آپ نے تحریر کے ذریعہ، اپنے زمانۂ پرفتن میں، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشن کو جاری رکھا جسکو امام بریلوی نے تن تنہا عروج تک پہنچایا اور جسکا منتہا، احقاق حق اور رد باطل کے ساتھ تمام مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو استقامت دینا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی کی تحریر میں جا بجا امام احمد رضا کے قلم کی خوشبو رچی بسی ہے اور وہ اپنے فتاوی اور تصانیف میں امام بریلوی کی طرز اپنائے ہوئے ہیں۔

آپ نے اپنی زندگی کا نصف ہند میں اور نصف سندھ میں خدمت دین میں گزارا، اس طرح کہ جنبش قلم آخری لمحہ تک دین کی تبلیغ میں وقف رہی!

پیش نظر رسالہ میں فاضل جلیل مولانا اقبال احمد صاحب اختر القادری زید کرمہ نے، حضرت خلیل ملت کی مختصر سوانح جامعیت کے ساتھ رقم فرمائی ہے۔ اور کئی مخفی گوشوں کو منظر عام پر لائے ہیں۔

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ اس سے پہلے بھی حضرت خلیل العلماء پر ایک رسالہ بنام "مفتئ اعظم سندھ" شائع کر چکا ہے انشاء اللہ مکتبہ جلد ہی حضرت کے فتاوی کو طبع کروا کے منظر عام پر لانے کا قصد رکھتا ہے قارئین کرام سے خصوصی دعا کی استدعا ہے۔

فقط

حافظ محمد حماد رضا خاں نوری برکاتی
نگران اعلیٰ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ
حیدر آباد

۱۵ر شوال ۱۴۱۴ھ

اسی کے جلوے اسی کی جانب



فقیر اس کوشش حقیر کو

حضرت خلیل العلماء مفتی اعظم سندھ علیہ الرحمتہ

سے

معنون و منسوب

کرتا ہے

احقر اقبال احمد اختر القادری غفرلہٗ

کراچی

نوادرات

١۔ حمد باری تعالیٰ (قلمی)

٢۔ نعت شریف (قلمی)

٣۔ عکس خلاصۃ التفاسیر

٤۔ عکس تحریر خلیل العلماء

٥۔ عکس سند حدیث و اجازت از خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف

٦۔ عکس سند خلافت۔ از مفتی اعظم ہند

٧۔ عکس سرورق

حمد باری تعالیٰ

از: مفتی محمد خلیل خاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارب

تو ہی ذو اقتدار ہے یارب ۔ صاحبِ اختیار ہے یارب

تو ہے سب کائنات کا مولیٰ ۔ مالک و کردگار ہے یارب

بخشتا ہے گناہگاروں کو ۔ تو ہی آمرزگار ہے یارب

ہے خلیلِ حزیں بھی بندہ ترا ۔ گرچہ بدنام و خوار ہے یارب

ہے سزاوار ہر سزا کا مگر ۔ تیرا امیدوار ہے یارب

ہے سراپا گناہوں میں غرقاب ۔ ہاں مگر شرمسار ہے یارب

اب تو ہو لطف اپنے بندے پر ۔ مشکلوں سے دوچار ہے یارب

تو نہ پوچھے تو وہ کدھر جائے ۔ ہر طرف خار زار ہے یارب

نام کو بھی نہیں کوئی نیکی ۔ ہاں گناہوں کا بار ہے یارب

معترف دل سے ہے خطاؤں کا ۔ آنکھ بھی اشکبار ہے یارب

چاہے گر تیرا اشارہ ہو جائے ۔ بیڑا پھر میرا پار ہے یارب

بد سے بدتر ہے گو خلیلِ حزیں ۔ تو تو آمرزگار ہے یارب

العبد محمد خلیل خاں القادری غفرلہٗ ۔ ۶ صفر سنہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۸۴ء

چہارشنبہ

نعت شریف

از:- علامہ مفتی محمد خلیل خاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

روئے قرآن

نعت شریف

جا کے اے شوقِ بے پایاں قطرانِ حبیب
کچھ مضامین نعت کے لکھ زیرِ عنوانِ حبیب
کس کی آنکھیں لا کے دیکھوں بامِ عرفانِ حبیب
کون ہے جز کبریا کے مرتبہ دانِ حبیب
لے کے ہم ناشستہ رو اور چشمِ گریانِ حبیب
سر اٹھانے ہی نہیں دیتا ہے احسانِ حبیب
گلشنِ فردوس پا کر مست ہوں بلبلیں
اور ابھی دیکھا نہیں ہے نخلِ بستانِ حبیب
خاکِ پائے مصطفیٰ پر لوٹتی ہیں جنتیں
سینکڑوں گلشن کھلے ہیں زیرِ دامانِ حبیب
رہ گزارِ مصطفیٰ کی یاد فرمائی قسم
اس قدر بھائی مرے اللہ کو جانِ حبیب
سامنے کھولے ہوئے دو صفحۂ رخسار ہیں
یوں تلاوت کر رہے ہیں روئے قرآنِ حبیب
گور کی تاریکیاں ہیں اور سیاہ فردِ عمل
المدد اے جلوۂ شمعِ شبستانِ حبیب
خوبیٔ قسمت پہ جتنا ناز ہو کم ہے خلیل
رحمتِ حق نے بنایا ہے ثنا خوانِ حبیب

عکس سرورق "خلاصۃ التفاسیر"

إِنَّ هٰذَا

الْقُرْآنَ

يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

الحمد للہ ترجمہ صحیحہ کتاب مجید از افاضات مجدد مائۃ حاضرہ اعلیحضرت مولٰنا مولوی

مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدست اسرارہم موسوم باسم تاریخی

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۳۳۰ھ

مع

خلاصۃ التفاسیر

از

خلیل العلماء حضرت مولٰنا محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی مارہروی

صدر المدرسین مدرسہ احسن البرکات۔ حیدرآباد۔ مغربی پاکستان

شائع کردہ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات۔ حیدرآباد،

زیر نگرانی

بزم قاسمی برکاتی موسیٰ اسٹریٹ، کراچی،

مطبوعہ:۔ سعید آرٹ پریس حیدرآباد

عکس تحریر حضرت خلیل العلماء

۲۵۸۰۲









استفسار در بارۂ درود شریف قبل اذان و تکبیر
۱۳۸۷

الجواب ـــ کسی شے کے جائز ہونے کو اتنا کافی ہے کہ شرع میں اس سے ممانعت نہ ہو۔
اور جس چیز کو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرمائیں اسے منع کرنا خود شارع و
داعی شریعت بننا اور نئی شریعت گڑھنا ہے۔ اور جب کہ اذان و تکبیر سے پہلے یہ درود شریف بہ نظر
تعظیم و محبت پڑھا جاتا ہے تو ضرور پسندیدہ و محبوب ہوگا کہ ہر مباح اچھی نیت سے مستحب
و مستحسن ہو جاتا ہے کما فی البحر الرائق ورد المحتار وغیرہما۔ پھر افعال تعظیم و محبت میں ہمیشہ
سے ... کشادہ ہے جتنے طریقے ایجاد کریں جن سے ممانعت نہ ہو
خوب و مستحسن ہیں۔ جس طرح چاہیں محبوبان خدا کی تعظیم بجا لائیں جب تک کسی خاص صورت سے
شرعاً ممانعت نہ ہو جیسے سجدہ۔ وہاں خاص کا ثبوت مانگنے والا اللہ عزوجل سے مقابلہ کرتا ہے
کہ مولیٰ عزوجل نے مطلق، کسی قید و حد کے بغیر انبیا و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کی تعظیم کا حکم فرمایا۔
ولہذا ہمیشہ علمائے کرام و ائمہ اعلام امور تعظیم و محبت میں ایجادوں کو پسند فرماتے اور انہیں ایجاد کنندہ
کی منقبت بیان کرتے آئے۔ امام محقق علی الاطلاق وغیرہ اکابر نے فرمایا کل ما کان ادخل فی الادب والاجلال
کان حسنا جو بات ادب و تعظیم میں جتنی زیادہ دخل رکھتی ہے خوب ہے۔ ان بلاد میں درود شریف وغیرہ امور خیر سے
صرف بدمذہب وہابیہ ... وہابیت نجدیہ مردود و ملعون مذہب ہے سنی مسلمان اسے ہرگز ترک نہ کریں۔ ان امور
ان کے انکار کا منشا ایسی ہی بو لہبی کہ ان کے یہاں توہین سے پیار اور تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم
ان کے دلوں پر شاق ... کے خلاف ... بناتے ... ماخوذ از فتاویٰ رضویہ
واللہ تعالیٰ اعلم ... فقیر ... نور القادری البرکاتی عفی عنہ ۱۵ رمضان المبارک ... ھ
(مہر ادبیر ثبت ہے)

عکس تحریر حضرت خلیل العلماء

ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے مسلسل نشر شدہ تفسیر کا ایک صفحہ

---

15 1/74

صراطِ مستقیم (فلسفہ و حکمت)

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ .... اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ پ الانعام ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

زندگی اور کائنات کے عُقدہ لا ینحل سربستہ کو حل کرنے کی کوشش کا نتیجہ چند خیالات کا مجموعہ ہوتا ہے جسے فلسفہ و حکمت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور قرآن کریم انسان کے اِردگرد پھیلی ہوئی وسیع کائنات بلکہ خود انسانی زندگی کے حقائق و معارف اور اسرار و رموز کی تحصیل سے روکتا نہیں بلکہ انسان کو اپنی عقل سے کام لینے کی بار بار تلقین کرتا ہے کیونکہ اس جسم خاکی کے پاس کسی شے کی حقیقت معلوم کرنے یا تلاشِ حقیقت کیلیے یہی ایک روشنی ہے جسے ہم فانوسِ عقل سے تعبیر کرتے ہیں۔ قرآن صاف اور صریح الفاظ میں ارشاد فرماتا ہے قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

غرض اسلام کی آواز وحی ربانی کی وہ پہلی آواز ہے جس نے عقلِ انسانی کو غور و فکر کی دعوت دی اور انسان سے مطالبہ کیا کہ وہ فہم و تدبر اور تعقل و تفکر کو کام میں لائے۔ اسی لیے قرآن کریم نے اپنی تعلیم کے ساتھ اسکی خوبی، مصلحت اور حکمت کو بھی خود ظاہر کر دیا اور بار بار آیاتِ الٰہی میں غور و فکر کی دعوت دی۔ اور خود قرآن پاک نے اپنا وصف ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ وہ کتاب حکیم، قرآن حکیم اور ذکر حکیم ہے یعنی حکمت کی باتوں سے بھری ہوئی۔ حکمت کی آخری حدود تک پہنچی ہوئی اور فراست و دانائی سے لبریز کتاب ہے۔

٣

الباب الاوّل

فی اسانید القرآن العظیم و کتب الحدیث و مایلی ذلک

صورة ما کتب سیدنا حضرة الشیخ رضی اللہ تعالی عنه و ارضاه و جعل الجنة الفردوس مثواه هذا العبد محمد بن بکر الجامع لکتاب البخاری وصحیح البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلاة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحبه اجمعین اما بعد فقد سألنی السید ابو الحسین احمد النوری اجازة کلام اللہ وحدیث رسوله صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقد اجزت له ان یشتغل بقراءة القرآن وبعلم الحدیث واجزت له الکتاب الجامع الصحیح البخاری اما سندی القرآن فهکذا اسنادی فی قراءة القرآن استاذی مولٰنا عبد العزیز دهلوی

مفتی اعظم ہند کی عطا کردہ سند خلافت

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الولی العلی ربی الجلیل والصلاة والسلام علی جمیع الکرام البررة والرسل العظام
خصوصا علی سیدهم الحبیب المحبوب الجمیل رداء الفضیل شفاء العلیل المأذون
بالشفاعة لرحمة الذنوب الشنیعة والمجاز بالاجازة العامة یوم القیامة التامة
خلیفة الله الاعظم سیدنا ومولانا محمد الاکرم الافخم وعلی آله الطیبین وصحبه الطاهرین
الی بقاء القال والقیل صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم
وبعد فقد سألنی العالم النبیل المولوی محمد خلیل المارهروی سلمه ربه العزیز القوی
اجازة السلسلة العلیة القادریة والاذکار والاشغال والاوفاق والاعمال فاجزته
علی برکة الله تعالی ثم علی برکة رسوله الاعلی بالسلاسل الاربعة القادریة العتیقة والجدیدة
والچشتیة القدیمة والجدیدة والسهروردیة والنقشبندیة وبجمیع الاعمال حضرة شیخی
وحضرة والدی رضی الله تعالی عنهما وارضاهما عنا واوصیته بعض الوصیة
علی السنن وتبلیغها واعانة اربابها وفی حمایة الفتن وامانة البدع واهانة اصحابها
فان هذا من اعظم القربة وارضی مرضاة للنبی والرب وارجو منه ان لا ینسانی
من الدعوات الصالحات فی الخلوات والجلوات بارک الله تعالی له وحقق امالی وامله
واصلح عملی وعمله وصلی الله تعالی علی خیر خلقه ونور عرشه سیدنا محمد الخمیس الاعظم
وآله وصحبه وسلم ۔ الفقیر مصطفی رضا غفر له

عکس سرورق

اہل اسلام اہلِ حق، اہلسنت وجماعت کے سچے معتقدات قابلِ حفظ مسلمانان
کے بیان و بتیان پر مشتمل

دس عقیدے

یعنی رسالہ مبارکہ نافعہ

اِعْتِقَادُ الْاَحْبَابِ فِی الْجَمِیْلِ وَالْمُصْطَفٰی وَالْآلِ وَالْاَصْحَابِ

تصنیف لطیف

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، صاحب الحجۃ القاہرہ، مؤید ملت طاہرہ،
اعلحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی
قدس اللہ تعالیٰ سرہ واقاض علینا نورہ

تسہیل وترتیب

محمد خلیل خاں القادری البرکاتی۔
دار العلوم احسن البرکات ۔ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفتی اعظم سندھ

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں برکاتی

قدس سرہ العزیز

وادیٔ مہران کی یہ بڑی خوش بختی ہے کہ ہر دور میں یہاں اکابر علماء و مشائخ اور بزرگان دین کی تشریف آوری رہی —— اور ان میں سے اکثر کی آخری آرام گاہیں بھی یہیں آباد ہیں، جن سے اہل عقیدت فیضان محبت لوٹتے عام نظر آتے ہیں —— ان اکابرین میں حضرت لعل شہباز قلندر، حضرت عبداللہ شاہ غازی، حضرت عبداللہ شاہ اصحابی، حضرت بابا شاہ یقیق بخاری، حضرت بابا سلطان فرید المعروف منگھوپیر بابا، حضرت نوری شاہ جلالی، حضرت تقدس علی خان رضوی، حضرت مصلح الدین صدیقی، حضرت عبدالمصطفےٰ الازہری اور حضرت مفتیٔ اعظم سندھ خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں قادری البرکاتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی ذی علم، جلیل القدر بزرگ ہستیاں مشہور و معروف ہیں، سندھ میں ان کی مقبولیت، اہل سندھ کی ان سے عقیدت و محبت کی روشن دلیل ہے ——

تاریخ سندھ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ خلافت راشدہ میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی تبلیغ اسلام کی غرض سے سندھ تشریف لائے

تھے ـــــــ بعض مورخین نے حضرت آدم علیہ السلام کا سندھ تشریف لانا ذکر کیا ہے ـــــــ ایک روایت کے مطابق ایک صحابی رسول ﷺ کا مزار انور سندھ میں کراچی سے ٹھٹھہ کے راستے میں "گھارو" کے قریب واقع ہے ـــــــ ایک روایت کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے عظیم عبقری حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کا بھی سندھ تشریف لانا ثابت ہے۔ راقم نے اپنے مقالے "امام احمد رضا وادیٔ مہران میں" ان بزرگوں کی سندھ تشریف آوری کا نہایت تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے ـــــــ فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ کی سندھ آمد اور ان کے کارناموں سے ایک زمانہ متعارف ہے ـــــــ

حضرت مفتیٔ اعظم سندھ خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں قادری البرکاتی رحمتہ اللہ علیہ قیام پاکستان کے دو سال بعد مارہرہ شریف سے ہجرت فرما کر میرپور خاص (سندھ) تشریف لے آئے۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد کراچی منتقل ہوئے اور ایک سال بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حیدر آباد (سندھ) میں سکونت اختیار کرلی۔

حضرت مفتی اعظم سندھ نے حیدر آباد آتے ہی "دارالعلوم احسن البرکات" کی شکل میں ایک پودا لگایا جو کہ آپ کی زندگی ہی میں ماشاء اللہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرگیا اور پھر اس کی شاخیں آپ کے تلامذہ کی صورت میں دور دور پھیلنے لگیں، اس کی چھاؤں گھنی سے گھنی ہوتی گئی اور ایک عالم اس درخت برکاتی کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں سے فیضیاب ہوا اور آج بھی ہورہا ہے۔

حضرت مفتیٔ اعظم سندھ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں علی گڑھ کی ریاست دادوں کے قصبہ "کھریری" میں پیدا ہوئے(۱) ـــــــ ابھی عمر صرف چھ روز ہی تھی کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا(۲) اور یوں بچپن ہی میں سنت خیر البشر ﷺ کی سعادت نصیب ہوئی ـــــــ والد ماجد کے بعد والدہ پھر جد امجد کے سائے میں رہے، ان کے بعد چچا نے سرپرستی فرمائی ـــــــ

آپ نے ابتدائی تعلیم مارہرہ شریف ہی میں حاصل کی ـــــــ کچھ عرصہ ریاست

ٹنڈو کے مدرسہ یوسفیہ عربیہ میں پڑھا پھر ریاست دادوں کے معروف مدرسہ "مدرسہ حافظیہ سعیدیہ" میں داخلہ لیا(۳)---- یہاں حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ سے خوب فیضیاب ہوئے ---- ۱۹۴۰ء میں درجہ مولوی اور ۱۹۴۲ء میں عالم کی سند اسی مدرسہ سے حاصل کی ---- آپ نے حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفےٰ رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ سے بھی اکتساب فیض کیا اور انہوں نے سند حدیث عنایت کی ----(۴)

حضرت مفتی اعظم سندھ رحمتہ اللہ علیہ کو تبلیغ دین کا شوق تو پہلے ہی سے تھا' چناں چہ مدرسہ سے فراغت کے بعد آپ تبلیغی دوروں پر نکل گئے اور کانپور' فتح پور' بنارس اور دیگر مقامات پر اسلام کی ضوفشانی سے تاریک دلوں کو منور فرمایا۔ اس دوران آپ کا چرچا ہونے لگا تو بعض مدارس دینیہ کی طرف سے آپ کو تدریس کے فرائض کی پیشکشیں ہونے لگیں' لیکن اس وقت آپ کا مشن صرف تبلیغی دورہ تھا' چنانچہ فی الحال آپ نے اس جانب توجہ نہ کی' مگر جب تبلیغی دوروں سے واپس اپنے وطن پہنچے تو یہاں کے مدرسہ قاسم البرکات سے بحیثیت صدر مدرس اور سربراہ دار الافتا منسلک ہوگئے۔ یہاں آپ نے تقریباً ڈیڑھ برس درس و تدریس اور فتاوی نویسی کی خدمات انجام دیں اور پھر تجارت کا پیشہ اختیار کیا کہ حضور تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ کی یہ بھی پیاری ادا کی ادائیگی کا طریقہ تھا---- آپ نے کچھ عرصہ میرٹھ چھاونی میں بھی بطور فوجی مبلغ رشد و ہدایت کے فرائض انجام دیئے---- پھر میرٹھ کے مدرسہ قمر الاسلام میں صدر مدرس کی حیثیت سے درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے----

حضرت مفتیٔ اعظم سندھ نے تحریک پاکستان میں بھی بھرپور حصہ لیا----

تحریک پاکستان کا دور حضرت مفتی صاحب کے شباب و جوانی کا دور تھا---- حضرت مفتی اعظم سندھ مارہرہ شریف اور اس کے گرد و نواح میں ہونے والے مسلم لیگ کے جلسے جلوس میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔ آپ مسلم لیگ کا پرچم اٹھائے

ہوئے جلوسوں کے آگے آگے چلتے تھے' کانگریس اور کانگریسیوں کا اپنی تقاریر میں ہمیشہ رد فرماتے اور یوں حصول پاکستان کی تحریک میں بھرپور حصہ لیتے ——— (۵)

زمانۂ طالب علمی میں جبکہ خاکسار تحریک زوروں پر تھی اور اس کا ہر سو چرچا کیا جارہا تھا' جگہ جگہ' شہر شہر اس تحریک کے کنوینئر اور اراکین گشت کر رہے تھے ——— اکابر علما اور اساطین دین و ملت کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کیا جارہا تھا ——— گمراہ کن لٹریچر کی بھرمار تھی ——— اس دور میں حضرت مفتی اعظم سندھ نے اس تحریک کے چوبیس نکات کی گرفت کی اور ان کے رد میں رسالہ "خنجر آبدار بر فرقہ خاکسار" تحریر فرما کر قوم کو خبردار کیا اور ان سے ہوشیار رہنے کی ہدایت کی (۶) ——— جب یہ رسالہ آپ کے استاد حضرت علامہ امجد علی اعظمی رضوی رحمتہ اللہ علیہ نے ملاحظہ فرمایا تو بہت خوش ہوئے ——— اسی زمانے میں خاکسار تحریک کی جانب سے ان کا ایک نمائندہ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رضوی رحمتہ اللہ علیہ سے مناظرہ کرنے آیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرا ایک شاگرد ہے پہلے آپ اس سے مناظرہ کریں' چناں چہ مفتی اعظم سندھ کو بلایا گیا ——— جب خاکسار تحریک کے نمائندہ نے حضرت مفتی اعظم سندھ کو (جو کہ اس وقت طالب علم تھے اور کم عمر بھی) دیکھا تو کہا کہ یہ بچہ کیا مناظرہ کرے گا۔ مگر جب سلسلہ کلام شروع ہوا تو اس نمائندے سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور بالآخر لاجواب ہو کر شکست خوردہ واپس لوٹا (۷) ——— یہ تحریک مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور تحریک پاکستان کو کمزور کرنے کا ایک حربہ تھی جس کا آپ نے بعد میں بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا ———

حضرت مفتی اعظم سندھ سلسلہ تصوف میں بر صغیر پاک و ہند کے عظیم روحانی مرکز خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مسند نشین تاج العلما حضرت سید محمد میاں قادری برکاتی رحمتہ اللہ علیہ (م ۲۴ جمادی الاخر ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۵ء)(۸) سے ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۸ء میں بیعت ہوئے ——— حضرت تاج العلماء کے وصال کے بعد آپ کے خلیفۂ اجل اور جانشین رونق مارہرہ حضرت سید شاہ حسن میاں قادری برکاتی

مد ظلہ العالی' جو کہ آج بھی مسند رشد و ہدایت پر رونق افروز ہیں اور فیوض و برکات سے ایک عالم کو فیضیاب فرما رہے ہیں' نے حضرت تاج العلماء کے ایما پر ۳ شعبان المعظم ۷۵ ۱۳ھ / ۱۹۵۵ء میں خلافت سے نوازا(۹)---- پھر ۸۲ ۱۳ھ میں شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی (م- ۱۳۴۰ھ) رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند اصغر مفتی اعظم ہند علامہ مصطفٰے رضا خاں نوری رحمتہ اللہ علیہ (م' ۱۴۰۲ھ /۱۹۸۱ء) (۱۰) نے بھی سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں خلافت اور قرآن حکیم' احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اوراد و اذکار میں اجازت عطا فرمائی---- (۱۱)

مدرسہ قمر الاسلام میرٹھ سے آپ حضرت تاج العلما کے حکم پر مارہرہ شریف کے مرکزی دار الافتاء میں خدمات انجام دینے حاضر ہوئے اور یہاں مدرسہ قاسم البرکات میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ افتاء کی خدمات بھی انجام دیں (۱۲) ---- ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء میں رشتہ ازدواجیت سے منسلک ہوئے---- یہ زمانہ آزادی ہند اور قیام پاکستان کا زمانہ تھا' مسلمان بڑی تعداد میں نو آزاد مملکت پاکستان کی جانب ہجرت کر رہے تھے۔ آپ کا پورا خاندان بھی ہجرت کر گیا تھا۔ چناں چہ آپ نے بھی ہجرت کا ارادہ کیا۔ اور پھر ۷۰ ۱۳ھ / ۱۹۵۰ء میں بمعہ اہل خاندان ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ کچھ عرصے میر پور خاص' تھرپارکر اور کراچی میں قیام کیا۔ اور پھر ۱۹۵۲ء میں مستقل حیدر آباد (سندھ) کو مسکن بنا لیا۔ دوران قیام کراچی میں جامع مسجد بھتری کھار اور میں بھی خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے---- جب حضرت مفتی اعظم سندھ رحمتہ اللہ علیہ حیدر آباد (سندھ) تشریف لائے تو یہاں لوگوں میں دینی رجحان بہت کم پایا جاتا تھا' دینی مسائل بتانے اور سکھانے والے گنتی کے چند لوگ تھے' آپ نے تشریف لاتے ہی اس کمی کو شدت سے محسوس کیا اور آتے ہی بیک وقت تین محاذوں تدریس' تقریر اور تصنیف کے ذریعے سے اس خلا کو پر کرنے کی بھرپور سعی کی---- احباب مخلصین کے مشوروں اور تعاون سے اسی سال دار العلوم احسن البرکات کی بنیاد رکھی۔ جہاں سے سینکڑوں تلامذہ فیضیاب ہوئے اور یوں

نہ صرف حیدر آباد بلکہ اس کے گرد و نواح اور اندورن سندھ آپ کے علم کی ضیاء باریاں پھیلنے لگیں۔ لاڑکانہ مورو دادو، نوابشاہ، شہداد پور، بدین، ٹنڈوالہ یار، خیرپور اور سندھ کے دیگر علاقوں کے علاوہ بلوچستان میں بھی آپ کے بکثرت شاگرد آج بھی سلسلہ تبلیغ اور درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ حضرت مفتی اعظم سندھ نہ صرف حیدر آباد بلکہ اندورن سندھ دور دراز علاقوں میں وعظ و تقریر کے لیے تشریف لے جاتے ۔۔۔۔ آپ مختصر مگر مدلل اور پر اثر تقریر فرماتے جس سے سامعین پر ایک خاص اثر ہوتا ۔۔۔۔ آپ کے پر اثر اور اصلاحی سلسلہ تبلیغ کی بدولت نہ صرف یہ کہ گمراہ مسلمانوں کی اصلاح ہوئی بلکہ تقریباً چھیاسٹھ ۶۶ ہندو عیسائی، بہائی اور دیگر غیر مسلموں نے اسلام کی دولت حاصل کی ۔۔۔۔ (۳)

حضرت مفتی اعظم سندھ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کو تصنیف و تالیف کا شوق زمانہ طالب علمی ہی سے تھا، چناں چہ دوران تعلیم آپ نے سو صفحات کا رسالہ "خنجر آبدار بر فرقہ خاکسار" تحریر فرمایا ۔۔۔۔ مرکزی دارالافتاء خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں افتاء کی خدمات انجام دینے کے زمانے میں فتاویٰ نویسی کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رہا اور پاکستان ہجرت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ پاکستان ہجرت کرنے سے قبل آپ تقریباً گیارہ کتب تصنیف و تراجم کر چکے تھے ۔۔۔۔ آپ نے کل باون (۵۲) کتب تصنیف فرمائیں جن میں وہ کتب بھی شامل ہیں جو آپ نے عربی و فارسی سے اردو میں منتقل کر کے اردو ادب میں اضافہ کیا ۔۔۔۔ ان میں سے تقریباً چالیس شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہے ۔۔۔۔

چنانچہ کتاب "سنی بہشتی زیور" کے تقریباً پچیس (۲۵) ایڈیشن پاک و ہند میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا افریقہ کے کسی فاضل نے انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے جو کہ افریقہ ہی سے شائع ہو چکا ہے(۴) ۔۔۔۔ حال ہی میں "سنی بہشتی زیور" کا ہندی زبان میں ترجمہ ہو کر ہندوستان سے شائع ہوا ہے اور ایک فاضل اس کا گجراتی ترجمہ

کر رہے ہیں۔ دوسری کتاب "ہمارا اسلام" کے فقیر کی معلومات کے مطابق تقریباً ۷۵ ایڈیشن برصغیر پاک و ہند اور دنیا کے دیگر خطوں سے شائع ہو چکے ہیں(۱۵)' اس کا انگریزی' فرنچ' ڈچ' بنگلہ' ہندی اور گجراتی زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے نیز ساؤتھ افریقہ' مارسش اور ہندوستان کے بعض مدارس اور اسکولوں کے نصاب میں یہ کتاب شامل ہے—— پاکستان کی طلبہ تنظیم انجمن طلباء اسلام (A.T.I.) کے تنظیمی کورس میں بھی یہ کتاب شامل ہے—— اسی طرح کتاب "ہماری نماز" کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اس کا چھٹا ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۸۵ء کراچی' راقم کی لائبریری میں بھی موجود ہے' اس کے بعد نہ جانے کتنے ایڈیشن آئے ہوں——

آپ نے اپنی زندگی میں کتنے فتاویٰ تحریر فرمائے اس کا احاطہ ممکن نہیں' البتہ تقریباً ساڑھے تین ہزار فتاویٰ کی نقول جلدوں میں آپ کے صاحب زادہ ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ کے پاس قلمی موجود ہے۔ ضرورت ہے کہ انھیں کوئی فاضل ترتیب دے اور یہ علمی خزانہ بھی شائع ہو کر عوام الناس تک پہنچ جائے۔ آپ نے آسان اور سہل انداز میں قرآن پاک کی تفسیر بھی فرمائی جو کہ غالباً سترہ (۱۷) پارے تک ہی مکمل ہو سکی اور پھر قدرت نے مہلت نہ دی۔ زندگی ملتی تو یہ کام ضرور پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا۔ اس کے سات پارے آپ کی حیات ہی میں حیدر آباد سندھ سے "خلاصۃ التفاسیر" کے نام سے شائع ہو گئے تھے(۱۶)——

حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں برکاتی رحمتہ اللہ علیہ نہایت متقی پرہیزگار تھے۔ آپ خود بھی احکام شریعت کے پابند تھے اور اپنے تلامذہ و متعلقین کو بھی سخت تنبیہ فرماتے تھے—— ایک مرتبہ حجام بال بنانے آیا تو مدرسے میں پانی نہ تھا' حجام نے کہا "میں مسجد سے پانی لے آتا ہوں۔" فرمایا کہ نہیں' مسجد کا پانی مسجد ہی میں استعمال کرنا چاہیے' اس لیے تم مسجد سے پانی نہ لاؤ بلکہ کل آنا کل مدرسے میں پانی ہوگا—— آپ نے ساری زندگی اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی محبت و اطاعت میں گزاری—— اکثر محافل نعت میں آپ آبدیدہ ہوجاتے اور بے اختیار گریہ

فرماتے ----- آپ مضطرب دل کے لیے نعتیہ اشعار بھی کہا کرتے تھے ----- آپ کے اشعار عشق رسول ﷺ سے پر ہوا کرتے تھے -----

یاد کوثر میں تڑپتے ہیں بلا نوش تیرے
ساقیا اب تو پلا دے مئے گلنار حرم

+++++

کچھ اوج بارگاہ مدینہ کروں رقم
اے حور شاخ طوبیٰ سے لانا ذرا قلم

+++++

آنکھیں نہیں بچھے ہیں یہاں اہل دل کے دل
رکھیں قدم ادب سے سلاطین ذی حشم

+++++

سامنے کھولے ہوئے دو صفحہ رخسار ہیں
یوں تلاوت کر رہا ہے روئے قرآن حبیب

+++++

بخشا ہے گر زباں کو ذوق شراب تو نے
ساقی میں تیرے صدقے کوثر کی مہ پلا دے

+++++

حضرت مفتی اعظم سندھ کو حضرت شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے نہایت والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں کلام رضا کو رہنما بنا کر اسی سے رہنمائی حاصل کی ----- آپ کا نعتیہ کلام "جمال خلیل" کے نام سے موسوم حیدر آباد (سندھ) میں زیر طبع ہے۔ جب کہ آپ کے پسندیدہ منتخب اشعار کا مجموعہ "کرنیں" کے نام سے طباعت کا منتظر ہے ----- آپ کا ایک دیوان ہندوستان سے پاکستان ہجرت کے دوران کہیں گم ہو گیا تھا، جو کہ کافی

تلاش کے باوجود نہ مل سکا-----

آپ کا قائم کردہ دارالعلوم احسن البرکات آج پاکستان میں ایک اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی کئی شاخیں صوبہ سندھ میں پھیلی ہوئی ہیں، نیز اس مدرسے کے تحت ایک اشاعتی ادارہ "مکتبۂ قاسمیہ برکاتیہ" بھی قائم ہے جو کہ اب تک بے شمار دینی و ملی کتب شائع کر چکا ہے اور اب بھی مصروف عمل ہے----- حضرت مفتی اعظم سندھ رحمتہ اللہ علیہ گرچہ اٹھائیس رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ / ۱۸ جون ۱۹۸۵ء کو وصال فرما گئے، لیکن خدمت دین کا جو مشن آپ لے کر چلے تھے، آپ کے وصال کے بعد بھی یہ مشن آپ کے فرزند دلبند مفتی احمد میاں صاحب برکاتی مدظلہ العالی نے جاری و ساری رکھا ہوا ہے۔ بعد از وصال حضرت مفتی اعظم سندھ کو حیدرآباد سندھ کے مشہور قادری صوفی بزرگ حضرت سید سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے احاطے میں سپرد کر دیا گیا۔

چشم ظاہر سے گرچہ چھپ گیا یہ آفتاب
حشر تک ہوتا رہے گا ذرہ ذرہ فیضیاب

*****

فیض پائے گا زمانہ اب مزار پاک سے
نور پائیں گے ستارے اس زمیں کی خاک سے

*****

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء

از : احقر اقبال احمد اختر القادری غفرلہ
L-317/S.B.2 مصطفیٰ کالونی
گلشن احمد رضا، نارتھ کراچی۔ ۷۵۸۵۰

حوالاجات

(۱) ــــــ احمد میاں برکاتی، مفتی اعظم سندھ (مطبوعہ)، صفحہ ۳

(۲) ــــــ ایضاً، صفحہ ۳

(۳) ــــــ ماہنامہ عقیدت حیدر آباد (سندھ)، شمارہ جون ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۴

(۴) ــــــ محمد خلیل خاں برکاتی، مفتی، سنی بہشتی زیور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء، صفحہ ۲۲

(۵) ــــــ یادداشت مفتی محمد خلیل خاں برکاتی (قلمی)

(۶) ــــــ ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی، شمارہ فروری ۱۹۷۷ء

(۷) ــــــ ایضاً

(۸) ــــــ محمد میاں قادری، سید، خاندان برکات، مطبوعہ لکھنؤ، صفحہ ۵۵

(۹) ــــــ احمد میاں برکاتی، مفتی، سوانح محمد میاں قادری، بشمول اصح التوارخ، مطبوعہ ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۳

(۱۰) ــــــ اقبال احمد اخترالقادری، تجلیات نوری، مطبوعہ کراچی

(۱۱) ــــــ محمد خلیل برکاتی، مفتی، سنی بہشتی زیور، مطبوعہ لاہور، صفحہ ۲۳

(۱۲) ــــــ یادداشت مفتی محمد خلیل خاں برکاتی (قلمی)

(۱۳) ــــــ ایضاً

(۱۴) ــــــ (الف) ماہنامہ عقیدت، حیدر آباد (سندھ) شمارہ جون ۱۹۸۸ء صفحہ ۲۷
(ب) مکتوب مفتی احمد میاں برکاتی، بنام راقم الحروف، محررہ حیدر آباد (سندھ)

(۱۵) ــــــ (الف) ماہنامہ عقیدت، حیدر آباد (سندھ) شمارہ جولائی ۱۹۸۵ء، صفحہ ۹
(ب) مکتوب مفتی احمد میاں برکاتی، بنام راقم الحروف، محررہ حیدر آباد (سندھ)

(۱۶) ــــــ مکتوب مفتی احمد میاں برکاتی، بنام راقم الحروف، محررہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۲ء حیدر آباد (سندھ)